بسم اللہ الرحمن الرحیم

علامہ خادم حسین رضوی صاحب کا وصال اور تحریک لبیک پاکستان کا مستقبل

01 دسمبر 2020ء

پیشکش: صدائے قلب

امیر المجاہدین حضور قبلہ خادم حسین رضوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا یوں اچانک دنیا سے رخصت ہو جانا ایک بہت بڑا سانحہ اور اہل سنت کا نقصان تھا۔ یقینا آپ کئی محاذ پر فرض کفایہ کا کردار ادا کر رہے تھے اور آپ کے وصال کے بعد جو کمی واقع ہو گی وہ کبھی پوری نہیں ہو سکتی۔ حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر اتنی فضیلت حاصل ہے جتنی چودھویں رات کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء انبیاء کرام علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء کرام علیہم السلام درہم و دینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو علم کا وارث بناتے ہیں، لہٰذا جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالِم کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا ازالہ نہیں ہو سکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جا سکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔

(کنز العمال، کتاب العلم، الباب الأول في الترغيب فيه، جلد10، صفحہ284، حدیث28823، مؤسسة الرسالة، بيروت)

ایک عالم کا مقام و مرتبہ ہزار عبادت گزاروں سے اعلیٰ ہوتا ہے کہ عالم لوگوں کی عقائد میں اصلاح کرتا، حلال و حرام کی تعلیم دیتا ہے۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا ''«لَمَوْتُ أَلْفِ عَابِدٍ قَائِمِ اللَّيْلَ صَائِمِ النَّهَارَ أَهْوَنُ مِنْ مَوْتِ الْعَاقِلِ الْبَصِيرِ بِحَلَالِ اللهِ وَحَرَامِهِ» ''ترجمہ: راتوں کو عبادت کرنے والے اور دن میں روزہ رکھنے والے ایک ہزار عبادت گزاروں کی موت ایک عالم کی موت سے آسان ہے، جو اللہ عزوجل کے حلال اور حرام کردہ امور کا علم رکھتا ہے۔

(جامع بيان العلم وفضله، باب تفضيل العلم على العبادة، جلد1، صفحہ127، حدیث126، دار ابن الجوزي، السعودية)

بلاشک وشبہ امیر المجاہدین نے مسلمانوں کے دلوں میں عشق رسول کی شمع کو روشن کیا، ناموس رسالت اور ختم نبوت کا دفاع کرنا سکھایا، وقت کے سیکولر، لبرل دین فروش لیڈروں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، تکالیف برداشت کیں، چاپلوسی مولویوں کے طرح لیڈروں کی جی حضوری نہیں کی۔ آپ کا نام

ہمیشہ باقی رہے گا اور مسلمانوں کے دلوں پر آپ کی حکومت ہو گی۔ احادیث و آثار میں جو عالمِ حق کے اوصاف وشان بیان کی گئی ہیں وہ آپ میں پائی جاتی ہیں۔

احیاء العلوم میں ہے:"حضرت علی المرتضیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ اشعار پڑھے جن کا مفہوم یہ ہے: فخر علما ہی کو لائق ہے کیونکہ وہ خود ہدایت پر ہیں اور ہدایت کے طلبگاروں کے لئے راہنما ہیں۔ ہر شخص اُسی چیز کی قدر کرتا ہے جو اُسے اچھی لگتی ہے اور جاہل علما کے دشمن ہیں۔ علم کے ذریعے کامیابی حاصل کرو ہمیشہ کی زندگی پاؤ گے۔ لوگ مر جاتے ہیں جبکہ علما زندہ رہتے ہیں۔

☆حضرت سیِّدُنا ابو اسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم سے بڑھ کر عزت والی شے کوئی نہیں۔ بادشاہ لوگوں پر حکومت کرتے ہیں جبکہ علما بادشاہوں پر حکومت کرتے ہیں۔

☆حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم، مال اور بادشاہت میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے علم کو اختیار کیا لہٰذا علم کے ساتھ انہیں مال اور حکومت بھی عطا کر دی گئی۔

☆حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا کہ انسان کون ہیں؟ فرمایا: علما۔ پھر پوچھا گیا: بادشاہ کون ہیں؟ فرمایا: پرہیز گار۔ پھر پوچھا گیا: گھٹیا لوگ کون ہیں؟ فرمایا: جو دین کے بدلے دنیا حاصل کرتے ہیں۔" (احیاء العلوم، جلد1، صفحہ50، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازے نے سیکولر لبرل لیڈروں اور کفرستان کو ہلا کر رکھ دیا اور سب کی آنکھیں کھول دیں کہ آج بھی مسلمان کے اندر عشقِ رسول موجود ہے اور وہ علمائے کرام کے پیچھے ہیں۔

بلاشک وشبہ تحریک لبیک ایک بہت بڑی مذہبی اور سیاسی جماعت ہے جس کا بہت ووٹ بینک تھا اور اب پہلے سے بھی بڑھ چکا ہے کہ جو لوگ علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے بیانات سنتے نہیں تھے، میڈیا کے پروپیگنڈہ میں آکر ان کو شدت پسند سمجھتے تھے، آج وہ ویڈیوں کلپس سن کر متاثر ہو رہے ہیں۔ **لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ تحریک لبیک کا مستقبل ان شاء اللہ عزوجل روشن ہے۔**

اہل سنت کے پاس کوئی بھی سیاسی جماعت نہیں تھی اور تحریک لبیک پاکستان کے وجود میں آنے پر وہ سب خطباء وائمہ حضرات نے اس کا ساتھ دیا جو شدت کے ساتھ اس انتظار میں تھے کہ اہل سنت وجماعت کی بھی مضبوط سیاسی پلیٹ فارم ہونا چاہئے جس سے دین وسنیت کو فائدہ ہو۔

پچھلے الیکشن میں ہزارہا ایسے لوگوں نے تحریک لبیک کو ووٹ دیا جنہوں نے اس سے پہلے کبھی کسی پارٹی کو ووٹ نہیں دیا تھا۔ ان ووٹ دینے والوں میں دین کا شغف رکھنے والے افراد کے ساتھ ساتھ اہل سنت وجماعت کی مذہبی تحریکیں بھی شامل تھیں۔

علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد بھی اس تحریک کا ووٹ بینک کم نہیں ہو گا بلکہ بڑھے گا جبکہ یہ تحریک درج ذیل نکات کو ہمیشہ مد نظر رکھے:

☆تحریک لبیک پاکستان کا جو مشن تھا اسے آگے لے کر چلا جائے، ناموس رسالت، ختم نبوت کا دفاع اور دین کو تخت پر لانے کی وہی کوشش جاری رکھی جائے جس کی کوشش علامہ صاحب نے ہمیشہ کی تھی۔

☆ علامہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے شہزادے مولانا سعد صاحب ایک سمجھدار شخصیت ہے، جن کے حوالے سے یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اس تحریک کے اچھے لیڈر ثابت ہوں گے ان شاء اللہ عزوجل۔ لیکن ان کو یہ احتیاط کرنا ہو گی کہ والد محترم جو اپنے بیانات میں بعض اوقات اہل سنت کی تحریکوں، نعت خوانوں اور دیگر افراد کو جھاڑ دیتے تھے، ان سے اجتناب کریں کیونکہ وہ ایک استاد بزرگ ہستی تھی، جن کا ڈانٹنا برداشت کر لیا جاتا تھا، اس کے برعکس اگر ان کا بیٹا یا تحریک کا کوئی اور رکن وہی انداز اپنائے گا تو تحریک کو نقصان ہو گا اور لوگ بد ظن ہوں گے۔

☆ تحریک لبیک اپنی شورائی نظام کو مضبوط کرے اور اچھے سلجھے ہوئے افراد کو اس کا حصہ بنائے اور کچھ اصول مرتب کرے کہ جو کوئی ان اصولوں کی خلاف ورزی کرے گا اس کے خلاف کاروائی ہو گی۔ تحریکیں اپنے اصولوں پر کاربند رہیں تو کامیاب ہوتی ہیں اور ان اصولوں کے خلاف جو بھی شخص ہو اسے قربان کر دینا چاہیے، اصولوں کو کسی شخصیت کے لیے قربان کرنا خطرناک ہوتا ہے۔

☆ تحریک لبیک کا کوئی بھی بڑا رکن اگر اپنے کسی بیان میں بلاوجہ شرعی کسی اہل سنت کے معتبر عالم دین یا کسی تحریک پر تنقید کرے تو مجلس شوریٰ کو اس کے خلاف کاروائی کرنی چاہیے جیسے کراچی کے مولوی بلال نے کچھ عرصہ پہلے ایک بہت بڑی اہل سنت کی مذہبی تحریک کے خلاف زبان استعمال کی اور فضول میں ایک عاشق رسول تحریک کو گستاخ قرار دینے کی مذموم کوشش کی۔ یونہی افضل قادری جیسے ناسور افراد کی روک ٹوک اب نہ کی گئی تو ان کی بے باکی بڑھے گی اور تحریک لبیک کو نقصان ہو گا۔

☆ تحریک لبیک ہو یا کوئی بھی تحریک اسے یہ شرعی حکم ہمیشہ ذہن نشین رہنا چاہیے کہ مروجہ ریلیاں اور دھرنے (اگرچہ وہ دینی لحاظ سے ضروری ہوں) اس میں شرکت نہ کرنے والے مسلمانوں پر طعن کرنا، ان کو گستاخ رسول کے القابات سے پکارنا جائز نہیں ہے۔

☆ کنزالعلماء قبلہ اشرف آصف جلالی صاحب بلامبالغہ ایک مستند سنی عالم دین ہیں، تحریک لبیک پاکستان کو ان کے ساتھ بھی اچھے تعلقات استوار کرنا چاہئیں۔ جس طرح خطا اجتہادی والے مسئلہ میں قبلہ خادم حسین رضوی رحمۃ اللہ علیہ نے حکمت عملی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جلالی صاحب کے خلاف کچھ نہیں بولا یونہی آئندہ بھی معمولی اختلافات پر دوسری تحریکوں اور علماء پر تنقید کرنے سے گریز کیا جائے۔

☆ تحریک لبیک پاکستان مستند علمائے کرام کا ایک شعبہ تیار کریں جن کا کام علمائے اہل سنت، اہل سنت کی مذہبی تحریکوں اور سنی گدی نشینوں سے ملاقات کرنا ہو۔ اس سے ایک پیار و محبت کی فضا قائم ہو گی۔

☆ تحریک لبیک پاکستان ایک مذہبی تحریک کے ساتھ ساتھ ایک سیاسی تحریک بھی ہے، اس لیے اس کو دونوں چیزوں کو سامنے رکھ کر گفتگو کرنا ہو گی، گمراہ فرقوں کے عقائد و نظریات کا رد ہونا چاہیے لیکن ایک حکمت کے ساتھ، یونہی سیاسی رکھ رکھاؤ میں بھی عقائد اہل سنت کو مد نظر رکھا جائے، صلح کلیت (گمراہ لوگوں اور باطل فرقوں سے اتحاد) سے نہ صرف خود بچا جائے بلکہ پوری تحریک اور عوام کو اس فتنے سے دور رہنے کی ترغیب دی جائے۔